اردو ترجمہ

مختصر سیرۃ الرسول ﷺ

تالیف

الامام المجدد الشیخ عبداللہ بن الشیخ محمد بن عبدالوہاب

اس کتاب کے مصنف

الشیخ ابراہیم بن علی النصار

جامعۃ العلوم الاثریہ

جہلم — پاکستان

وقف للہ تعالیٰ

سلسلۂ مطبوعات (۱۵)

مختصر سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

اردو ترجمہ

تالیف

الامام العلامۃ الشیخ عبداللہ بن الشیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ

اس کتاب کے جملہ مصارف

الشیخ ابراھیم بن علی الصبّاغ

غفر اللہ لہ ولوالدیہ وذریتہ ولجمیع المسلمین

نے فی سبیل اللہ مفت تقسیم کرنے کے لیے برداشت کیے

الناشر:

محمد مدنی بن حافظ عبدالغفور

رئیس

جامعۃ العلوم الاثریہ

جہلم۔ پاکستان

سلسلہ مطبوعات ۱۵

مختصر سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

(اردو ترجمہ)

مترجم: شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ محمد اسحاق حفظہ اللہ

تسوید و تصحیح: اکرام اللہ ساجد کیلانی

طبع اول: محرم الحرام ۱۴۱۱ھ مطابق اگست ۱۹۹۰ء

۱۰،۰۰۰

مطبع: جاوید ریاض پرنٹرز۔ لاہور

باہتمام
عبد الحمید حافظ عبد الغفور
مدیر جامعۃ العلوم الاثریہ جہلم پاکستان
فون ۰۵۹۴۱ {۳۶۷۰ / ۳۷۷۱}

249

شرک کی ظلمت دُور ہوگی، جس طرح قرآن حکیم میں آیا ہے: "قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ يَّهْدِیْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ"[۱] اور آپ ﷺ کے نُور سے بصریٰ کے روشن ہونے سے اس طرف اشارہ ہے کہ آپ ﷺ کا نورِ نبوّت خاص طور پر شام میں پھیلے گا، کیونکہ وہ آپ ﷺ کا دارالسلطنت ہوگا، جیسا کہ کعب نے ذکر کیا ہے کہ پہلی کتابوں میں مذکور ہے: "محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اُن کی پیدائش مکہ میں ہوگی، مقامِ ہجرت یثرب ہوگا۔ اور دارالحکومت مُلکِ شام ہوگا۔"

اور آپ ﷺ کے شام میں بیت المقدس کی طرف اسراء میں بھی یہی حکمت کارفرما ہے، جیسا کہ اس سے پہلے ابراہیم علیہ السلام نے بھی شام کی طرف ہجرت کی اور عیسےٰ علیہ السلام بھی یہیں اُتریں گے۔ اور محشر کا میدان بھی یہی سرزمین ہوگی۔

---

[۱] المائدۃ: ۱۵-۱۶ ——— یہاں "نور" اور "کتابِ مبین" سے مراد قرآنِ مجید ہے، جیسے سورۂ نساء، آیت ۱۷۵ میں قرآنِ مجید کو نور کہا گیا ہے:

"يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا"

اسی طرح سورۂ تغابن، آیت ۸ میں ہے:

"فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا۔ الآیۃ"

آیۂ زیرِ نظر (المائدۃ: ۱۵) میں بھی ابتداء: "يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا" کے الفاظ سے آپ ﷺ کا الگ ذکر ہو چکا ——— اس کے بعد "قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ" کے الفاظ ذکر فرما کر قرآنِ مجید کی خبر دی گئی ہے ——— ابنِ جریر وغیرہ فرماتے ہیں، نور سے مراد قرآنِ مجید ہے ——— ابنِ کثیر!

اور اگر اس سے آں حضورؐ بھی مراد لیے جائیں، تو جیسے قرآنِ مجید سے کفر و شرک کی ظلمت دور ہوئی، ویسے ہی آپؐ کے نورِ نبوت سے اس کا سامان ہوا ——— تاہم اس سے آپؐ کی بشریت کی نفی نہیں ہوگی، جیسا کہ بعض لوگ آپؐ کو بشر کہنا سوءِ ادبی خیال کرتے ہیں (مترجم)
